مولانا عزیز زبیدی مدظلہ العالی
منڈی وار برٹن (شیخوپورہ)

دوام حدیث

گواہ

۱۔ "عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ۔" (بخاری)

"وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔"

پیشہ ور گواہ:

ان سے مراد پیشہ ور گواہ ہیں اور کچ بین شاہد بھی! — اگر آپ چاہیں گے تو کچہریوں میں ایسے پیشہ ور گواہ بھی آپ کو مل جائیں گے جو چند کھوٹے سکوں کے بدلے جھوٹی گواہی دے سکتے ہیں — اور کچھ ایسے بھی آپ کو گواہ دکھائی دینگے جو برادری، جماعت اور دوستی کا حق ادا کرنے کیلئے جھوٹی شہادت کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ اسلام میں اس قسم کی شہادتوں اور گواہیوں کا کوئی اعتبار نہیں! — گواہی سے غرض "حقوق" کا تحفظ ہے۔ ایسی گواہیاں جن سے حقوق العباد کا جھٹکا ہوتا ہو، گواہی نہیں درندگی ہے جو بجائے خود تعزیر کی متقاضی ہے!

۲۔ عن عمر بن الخطاب یَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا کَانُوْا یُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْیِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْیَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُکُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَیْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَیْسَ اِلَیْنَا مِنْ سَرِیْرَتِهٖ شَیْئٌ یُحَاسِبُهٗ فِیْ سَرِیْرَتِهٖ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِیْرَتَهٗ حَسَنَةٌ۔" (بخاری)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ وحی کے ذریعے پکڑے جاتے تھے (مگر اب) وحی رک گئی ہے۔ پس اب تو ہم تمہیں تمہارے ظاہری اعمال کی بنا پر پکڑیں گے۔ جس کا ظاہر اچھا ہو، اس کا ہم اعتبار کریں گے

اور اسے قرب بخشیں گے، اس کے باطن سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، اس کا حساب اللہ کے حوالے، وہی اس کا حساب لے گا ــــ اور جس کا ظاہر برا ہوگا ہم اس کا اعتبار کریں گے نہ اس کو سچا مانیں گے۔ اگرچہ وہ کہتا رہے کہ میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں"!

گواہ کی سیرت اچھی ہو:

یعنی بظاہر جو لوگ اچھے ہیں، جھوٹ سے بچتے ہیں اور ان کاموں سے پرہیز کرتے ہیں جن سے ایک شخص کی سیرت مجروح ہوتی ہے، ہم ان کی بات کا اعتبار کریں گے، وہ جو گواہی دیں گے، اسے مانیں گے ــــ ورنہ نہیں! ــــ غرض یہ کہ غیر پسندیدہ لوگ گواہی کے قابل نہیں ہیں کیونکہ وہ انصاف کی راہ مارتے ہیں، حقداروں کے حقوق پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں کی گواہی لینے سے پرہیز کیا جائے!

افسوس، آجکل عموماً فیصلے غیر محتاط اور مجروح کردار کے حامل لوگوں کی شہادت کی نذر ہو رہے ہیں۔ علامہ وحید الزمان خاں نہایت کرب و اذیت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ:

"کافر کی شہادت مسلمان پر درست نہیں ہے ۔ ۔ ۔ (مگر) افسوس ہے کہ یہ مسئلہ اتفاقی ہے، اس میں کسی مجتہد کا خلاف نہیں ہے۔ باوجود اس کے مسلمانوں کی حکومت میں یہ غضب دیکھا گیا ہے کہ کافروں کی گواہی مسلمانوں پر قبول کرتے ہیں ۔ ۔ ۔ اس کے سوا فاسق اور بدعتی اور بے مروت ڈاڑھی منڈے ہر ایک کی گواہی قبول کر لیتے ہیں اور عدالت کا لحاظ بالکل نہیں رکھتے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا ظلم سے بھر گئی ہے، جھوٹی نالشیں ہوتی ہیں اور وہ ثابت ہو جاتی ہیں، خلق اللہ تباہ ہوتی ہے، یا اللہ! امام مہدی علیہ السلام کو جلد بھیج کہ وہ ایسے ظالموں کی حکومت چھین لیویں۔ آمین! (شرح ابن ماجہ ص ۲/۱۹۹)

امامانِ دین نے یہ تصریح کی ہے کہ بدلے ہوئے حالات کی وجہ سے آجکل سارے گواہ نااہل شمار کئے جائیں گے الا یہ کہ ان کی عدالت اور اہلیت ثابت ہو جائے:

"واتفق مالک والکوفیون والشافعی علی ان الشھود الیوم علی الجرح حتی تثبت العدالۃ بخلاف عھد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" (حاشیۃ بخاری)

اگر اس اصول پر عمل کیا جائے تو بندگانِ خدا کے حقوق محفوظ ہو جائیں، حصولِ انصاف یقینی ہو جائے، پیشہ ور اور کاروباری گواہوں کے نشتر غمزوں سے خلقِ خدا کو امان مل جائے۔

پہلے بات یہ تھی کہ اگر جرح ثابت نہیں ہے تو شخص (راوی اور گواہ) عادل اور اہل مانا جاتا تھا کیونکہ

پہلے خیر غالب تھی، اب معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے۔ اس لئے گواہ کے سلسلے میں پہلے اطمینان حاصل کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

۳۔ "قَالَ رَبِيعَةُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ لَقَدْ جِئْتُكَ لِاَمْرٍ مَّالَهٗ رَأْسٌ وَلَا ذَنَبٌ قَالَ عُمَرُ وَمَا هُوَ؟ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ظَهَرَتْ بِاَرْضِنَا فَقَالَ عُمَرُ اَوَقَدْ كَانَ ذَالِكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ لَا يُوْسَرُ رَجُلٌ فِى الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ الْعُدُوْلِ۔" (موطا امام مالک)

جھوٹی گواہیاں:

حضرت ربیعہ فرماتے ہیں کہ عراق سے ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ میں آپ کے پاس ایک ایسے کام کیلئے آیا ہوں جس کا سر پیر نہیں ہے" حضرت عمرؓ نے پوچھا "وہ کیا؟" اس نے کہا کہ ہمارے ملک میں جھوٹی گواہیاں عام ہوگئی ہیں" حضرت عمرؓ نے فرمایا "کیا یہ واقعہ ہے؟" اس نے کہا "ہاں" تب حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "اب کوئی مسلمان شخص معتبر اور محتاط گواہوں کے بغیر قید نہ کیا جائیگا!"

اس سے معلوم ہوا کہ کسی جھوٹے شخص کی گواہی کی بنا پر کسی شخص کو قید وغیرہ کی سزا دینا شرعاً نافذ نہیں ہونی چاہیے ـــــ قرآنِ حکیم نے بھی یہی شرط اور قید لگائی ہے:

"وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ"

"پسندیدہ اور عادل گواہ پیش کرو!"

ان تصریحات کے بعد آپ غور فرمائیں کہ عہدِ حاضر کی عدلیہ کو کس قدر مشکل مرحلہ درپیش ہے لیکن افسوس، گواہوں کے سلسلہ میں ممکن احتیاط ممکن نہیں رہی، اس لئے دنیا کی عدالتوں کے فیصلے عموماً مشتبہ ہوکر رہ گئے ہیں۔

۴۔ "عن مالک انہ بلغہ ان عمر بن الخطاب قال لاتجوز شہادۃ خصم ولاظنین"۔ (موطا امام مالک)

امام مالکؒ فرماتے ہیں، مجھے اطلاع ملی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"مخالف اور متہم (بالفسق والفجور) کی گواہی جائز نہیں ہے"

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بخاری میں ایک باب یہ لاتے ہیں:

"باب شہادۃ القاذف والسارق والزانی وقول اللہ تعالیٰ: ولاتقبلوا لھم شہادۃ ابدا واولٰئک ھم الفاسقون الا الذین تابوا" الخ (بخاری)

یعنی: تہمت لگانے والے، چور اور بدکار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور یہی فاسق ہیں الّا یہ کہ وہ توبہ کر یں" (النور)

سزا یافتہ شخص بھی گواہی کے قابل نہیں رہتا۔ خاصکر غیر شرعی سزاؤں کے نتیجہ میں جو قید بھگت کر آتے ہیں، ہمارے نزدیک وہ تو بالخصوص گواہی کے سلسلے میں بالکل غیر معتبر ہیں کیونکہ غیر شرعی سزائیں پاک نہیں کرتیں بلکہ عموماً جرائم پیشہ لوگوں کو مزید پیشہ ور مجرم بنا دیتی ہیں۔

"اولٰئک ھم الفاسقون" سے پتہ چلتا ہے کہ جو بھی فاسق ہوگا، وہ گواہ نااہل ہوگا۔ فاسق وہی ہوتا ہے جو کبائر کا مرتکب اور صغائر پر مصر رہتا ہے۔ اب آپ کیلئے ایک عادل گواہ کا پہچاننا آسان رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

وی۔پی آرہا ہے!

● گزشتہ ماہ جن احباب کو سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی، ان کے نام عنقریب وی پی پی روانہ کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ وی پی پیکٹ میں پرانا پرچہ ارسال کیا جائیگا کیونکہ زیرِ نظر تازہ شمارہ اس سے قبل ارسال کیا جا چکا ہوگا۔

امید ہے کہ قارئین وی۔پی۔پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء!

● جن احباب کی مدت خریداری اس ماہ (دسمبر ۶۷ء) ختم ہو رہی ہے، ان کے نام آنے والے رسالہ پر "آپ کا چندہ ختم ہے" کی مہر لگا دی گئی ہے —— اس اطلاع کے بعد پندرہ دن کے اندر سالانہ زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما دیں یا آئندہ ماہ پرچہ بذریعہ وی۔پی۔پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں —— خدانخواستہ آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ! —— والسلام!

(ناظمِ دفتر)